روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

بدھ 22 جولائی 2009ء 28 رجب 1430 ہجری 22 وفا 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 164

مدافعانہ جنگ

ایک معروف سکالر Ruth Cranston نے لکھا۔
محمد عربی ﷺ نے کبھی بھی جنگ یا خونریزی کا آغاز نہیں کیا۔ ہر جنگ جو انہوں نے لڑی مدافعانہ تھی وہ اگر لڑے تو اپنی بقا کو برقرار رکھنے کیلئے اور ایسے اسلحہ اور طریق سے لڑے جو اس زمانے کا رواج تھا۔

(Ruth Cranston,World Faith, New York 1949,P 155

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دین اسلام کو جبراً نہیں پھیلایا اور جو تلوار اُٹھائی گئی وہ اِس لئے نہیں تھی کہ دھمکی دے کر اسلام قبول کرایا جائے بلکہ اِس میں دو امر ملحوظ تھے (1) ایک تو بطور مدافعت یہ لڑائیاں تھیں کیونکہ جب کہ کفار نے حملہ کرکے تلوار کے ساتھ اسلام کو نابود کرنا چاہا تو بجز اس کے کیا چارہ تھا کہ اپنی حفاظت کے لئے تلوار اُٹھائی جاتی۔ (2) دوسری قرآن شریف میں ان لڑائیوں سے ایک زمانہ پہلے یہ پیشگوئی کی گئی تھی کہ جو لوگ اس رسول کو نہیں مانتے خدا اُن پر عذاب نازل کرے گا۔ چاہے تو آسمان سے اور چاہے تو زمین سے اور چاہے تو بعض کی تلوار کا مزہ بعض کو چکھاوے۔ اِسی طرح اس مضمون کی اور بھی پیشگوئیاں تھیں جو اپنے وقت پر پوری ہوئیں۔ اب سمجھنا چاہئے کہ وہ خط جو میں نے عبدالحکیم خان کو لکھا تھا اس میں میرا یہی مطلب تھا کہ اگر رسول کا ماننا غیر ضروری ہے تو خدا تعالیٰ نے اِس رسول کے لئے یہ اپنی غیرت کیوں دکھلائی کہ کفار کے خون کی نہریں چلا دیں۔ یہ سچ ہے کہ اسلام کے لئے جبر نہیں کیا گیا مگر چونکہ قرآن شریف میں یہ وعدہ موجود ہے کہ جو لوگ اس رسول کے مکذّب اور منکر ہیں وہ عذاب سے ہلاک کئے جائیں گے۔ اس لئے اُن کے عذاب کیلئے یہ تقریب پیش آئی کہ خود اُن کافروں نے لڑائیوں کے لئے سبقت کی تب جن لوگوں نے تلوار اُٹھائی وہ تلوار ہی سے مارے گئے۔ اگر رسول کا انکار کرنا خدا کے نزدیک سہل امر تھا اور باوجود انکار کے نجات ہو سکتی تھی تو پھر اس عذاب کے نازل کرنے کی کیا ضرورت تھی جو ایسے طور سے نازل ہوا جس کی دنیا میں نظیر نہیں پائی جاتی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے.........یعنی اگر یہ رسول جھوٹا ہے تو خود تباہ ہو جائے گا لیکن اگر سچا ہے تو تمہاری نسبت جو عذاب کے بعض وعدے کئے گئے ہیں وہ پورے ہوں گے۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 ص 159)

تعلیمی میدان میں آگے آئیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز افتتاحی خطاب برموقع جلسہ سالانہ کینیا 28 / اپریل 2005ء میں فرماتے ہیں:۔
''اپنے بچوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ دیں۔ ان کے لئے ایسا ماحول پیدا کریں کہ وہ دینی علم بھی حاصل کریں اور دنیاوی پڑھائی کی طرف بھی توجہ دیں۔ ہر احمدی بچے کو خواہ وہ لڑکا ہے یا لڑکی تعلیم کے میدان میں آگے آنا چاہیے۔''

(مرسلہ ناظر صاحب اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل سفارشات شوریٰ 2009ء)

داخلہ برائے اپرنٹس نرسز

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں نرسنگ کی تربیت کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں ۔ ایسے احمدی طلباء و طالبات جو خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں اپنی درخواستیں مورخہ 25 / جولائی 2009ء تک ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال کے نام ارسال کریں۔ درخواستیں مکمل ایڈریس بمعہ رابطہ نمبر اور مکرم صدر صاحب محلّہ یا امیر صاحب جماعت کی سفارش کے ساتھ آنی چاہئیں۔ کم از کم تعلیم میٹرک فرسٹ ڈویژن / سیکنڈ ڈویژن، ایف اے / ایف ایس سی ہو لیکن میٹرک سائنس کے ساتھ کیا ہو اور عمر کی حد زیادہ سے زیادہ 20 سال ہے۔ ان شرائط پر پورا اترنے والے طلباء اور طالبات کا انگریزی B کا ٹیسٹ ہوگا۔ کامیابی کی صورت میں زبانی انٹرویو ہوگا۔ نرسنگ کورس تین سال پر محیط ہوگا۔ دوران ٹرینگ وظیفہ بھی ملے گا۔

ماہر امراض معدہ وجگر کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ و جگر مورخہ 23 جولائی 2009ء کو بوقت بعد 10 بجے آؤٹ ڈور گراؤنڈ فلور میں مریضوں کا معائنہ کرینگے۔ ضرورت منداحباب وخواتین ان کی خدمات سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور قبل از وقت پرچی روم سے اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ہدیہ نعت بحضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

کیسے لکھوں میں یار کی مدح میں کیا لکھوں
نعتِ رسولِؐ پاک میں مَیں کیا بھلا لکھوں
اُن کو حریمِ قدس کا میں آئینہ لکھوں
یا پھر بشر کی ابتدا اور انتہا لکھوں
جتنا بھی لکھ سکے یہ قلم اس سے ہاں لکھوں
ممکن کہاں ہے پھر بھی مَیں شایانِ شاں لکھوں

ہے عیسیٰؑ موسیٰؑ، یوسفِؑ زنداں کا تجھ سے نُور
ہر اک زماں کے ہر دلِ تاباں کا تجھ سے نُور
ہر قافلۂ نُور کا اِک سارباں لکھوں
ممکن کہاں ہے پھر بھی مَیں شایانِ شاں لکھوں

کچھ اس طرح سے زیست تھی پُر از وفورِ درد
طائف کی ایک شام ہی اوجِ شعورِ درد
گویا اُس ایک دَور میں بس تھا ظہورِ درد
ورثے میں ہم کو بھی ملا کچھ کچھ سرورِ درد
دنیا جہاں کے درد کا اِک میزباں لکھوں
ممکن کہاں ہے پھر بھی مَیں شایانِ شاں لکھوں

وہ جس سے کائنات کی سب انجمن کا حسن
ہوتا ہے جس کے ذکر سے کامل سخن کا حسن
وہ ہے بہارِ جاوداں سارے چمن کا حسن
جس سے گلاب و شبنم و سرو سمن کا حسن
اس کو لکھوں مَیں باغ یا پھر باغباں لکھوں
ممکن کہاں ہے پھر بھی مَیں شایانِ شاں لکھوں

جز اُس کی بات کے ہوئے باطل فسانے سب
اُمّی نبی جب علم کے لایا خزانے سب
ہر دو جہاں کی دولتیں آیا لٹانے سب
اُس ایک دور سے ہوئے روشن زمانے سب
آزاد قیدِ وقت سے یا لامکاں لکھوں
ممکن کہاں ہے پھر بھی مَیں شایانِ شاں لکھوں

قدموں کے لینے بوسے بنا یہ جہاں تمام
پاؤں کے جس کی دھول ہے یہ کہکشاں تمام
اُس سے الگ ہیں گردشیں بھی رائیگاں تمام
جز نقشِ پائے یار کے دھندلے نشاں تمام
جانِ جہاں میں آپؐ کو ہی کُل جہاں لکھوں
ممکن کہاں ہے پھر بھی مَیں شایانِ شاں لکھوں

وہ نور جو زمرّد و یاقوت میں نہیں
پایا نہ جس کو لعل میں الماس میں کہیں
کامل بشر کی ذات میں وہ نور جاگزیں
جو ارضی و سماوی کسی چیز میں نہیں
معراجِ آب و گِل کا تجھے آسماں لکھوں
ممکن کہاں ہے پھر بھی مَیں شایانِ شاں لکھوں

جس روز کیا عجب سبھی امّت کی ہو نجات
آقا ہوں میرے سامنے اُن کو سناؤں نعت
دیکھیں ادھر حضورؐ جو ازراہِ التفات
عاصی کی روزِ حشر بھی بن جائے یونہی بات
مَیں تو درِ نجات ترا آستاں لکھوں
ممکن کہاں ہے پھر بھی مَیں شایانِ شاں لکھوں

فاروق محمود

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی پاکیزہ سیرت وسوانح کے روشن نقوش

احمدیت کی صداقت کا نشان، حضرت مصلح موعود سے حد درجہ وفا ومحبت اور حفاظت مرکز کے لئے بہادری وجوانمردی

اپنڈکس کی تکلیف ٹھیک ہوگئی

محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ربوہ تحریر کرتے ہیں:۔

1965ء میں جبکہ حضور مسند خلافت پہ متمکن ہو چکے تھے۔ خاکسار ان ایام میں منڈی بہاء الدین میں بطور مربی متعین تھا۔ مجھے ایک مرتبہ پیٹ میں دائیں جانب دردسی رہنے لگی۔ ایک ڈاکٹر صاحب نے پوری طرح معائنہ کے بعد دوبارہ آنے کے لئے کہا دوبارہ حاضر ہوا تو وہاں ایک اور ڈاکٹر بھی میرے معائنہ کے لیے موجود تھے۔ چنانچہ اس مرتبہ دونوں ڈاکٹروں نے مل کر معائنہ کے بعد یہ رائے قائم کی کہ اپنڈکس بڑھنے کا قوی امکان ہے۔ اور اس صورت میں آپریشن کی ضرورت ہوگی۔ خاکسار کو یہ سن کر تشویش ہوئی اور اگلے ہی روز خاکسار نے ربوہ پہنچ کر حضور کی خدمت میں حاضری دی۔ ساری کیفیت بیان کرکے اور ڈاکٹروں کی رائے بتا کر عاجزانہ درخواست کی۔ حضور نے نہایت توجہ سے ساری باتیں سن کر خاکسار کو تسلی دی۔ کہ انشاء اللہ میں دعا کروں گا اور ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق اپنڈکس کی تکلیف ہرگز نہ ہوگی آپ فکر نہ کریں۔ چنانچہ نہ صرف خاکسار کی ساری فکر جاتی رہی۔ بلکہ اگر کوئی تکلیف پردہ غیب میں مقدر بھی تھی۔ تو میرے آقا کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور ڈاکٹروں کی رائے نے واقعاتی رنگ اختیار نہیں کیا۔ (ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 237، 238)

اللہ تعالیٰ کی قدرت

محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ایڈووکیٹ ابن مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب تحریر کرتے ہیں۔ لندن میں ایک احمدی دوست کے گھر بچہ پیدا ہونے والا تھا۔ اس نے خواہش کی کہ نام تجویز کردیں۔ حضور نے فرمایا کہ لڑکا پیدا ہوگا اور لڑکے کا ہی نام تجویز کردیا جبکہ تمام لیڈی ڈاکٹروں نے جدید آلات سے معائنہ کرنے کے بعد بتایا کہ ضرور لڑکی ہی پیدا ہوگی کیونکہ ہمارے آلات جھوٹ نہیں بتا سکتے۔ لیکن خدا کے فضل سے لڑکے کی پیدائش ہوئی۔ حضور نے یہ واقعہ اپنے ایک خطاب میں بیان فرما کہ:۔

''غیب کی بات بتانا یا کسی عاجز انسان کے منہ سے نکلی ہوئی بات کو پورا کر دکھانا یہ اللہ کی قدرت کا کام ہے۔ انسان کا دخل تو ہے نہیں اس میں۔''

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر ص 244)

بغیر آپریشن کے صحت یابی

مکرم چوہدری محمد سعید کلیم صاحب دارالعلوم غربی ربوہ لکھتے ہیں۔ میری بہو آجکل جرمنی میں ہے اس کو پیٹ میں درد رہتا تھا چنانچہ وہاں کے ڈاکٹروں نے مشورہ دیا کہ آپریشن کراؤ' میں نے یہ خط حضور کو پیش کیا اور عرض کی کہ حضور دعا کریں کہ میری بہو بغیر آپریشن کے ٹھیک ہوجائے تو آپ نے فرمایا:

''اس کو لکھ دو آپریشن نہ کروائے میں دعا کروں گا وہ ٹھیک ہوجائے گی۔'' چنانچہ میں نے حضور کے الفاظ اس کو لکھ دیے اور وہ بغیر آپریشن کے ٹھیک ہوگئی۔ اور اب تک ٹھیک ہے۔ الحمدللہ

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر ص 291)

گھبرانے کی ضرورت نہیں

محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب تحریر کرتے ہیں۔

''1972ء میں جب کہ خاکسار کراچی میں بطور مربی متعین تھا میرا چھوٹا بیٹا عزیزم سلمان احمد محمود بعمر ڈیڑھ سال سخت بیمار پڑ گیا اور محترمہ ڈاکٹر محمودہ نذیر صاحبہ کے زیر علاج تھا۔ جب بیماری میں زیادہ شدت آگئی تو موصوفہ نے اپنے گھر والے کلینک میں بچے کو Admit کرلیا اور بڑی توجہ سے علاج جاری رکھا۔ مگر حالت دن بدن خراب ہوتی گئی۔ ایک روز بعد نماز مغرب خاکسار کو ٹیلی فون پر ڈاکٹر صاحبہ موصوفہ نے بتایا کہ بچے کی حالت ایسی ہو چکی ہے کہ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ میں پوری کوشش کر چکی ہوں مگر صحت ہوتی نظر نہیں آتی اس طرح موصوفہ نے پوری مایوسی کا اظہار کر دیا۔ یہ سن کر خاکسار نے کراچی سے ربوہ اپنے آقا کی خدمت میں ٹیلی فون کال بک کرائی تا کہ دعا کے لئے درخواست کروں ان دنوں کال ملنے کی انتظار گھنٹوں کرنی پڑتی تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹھیک پانچ منٹ میں کال مل گئی اور حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ نے فون اٹھایا اور بتایا کہ حضور تو اس وقت عشاء کی نماز کیلئے بیت میں گئے ہیں۔ آپ پیغام دے دیں خاکسار نے بچے کی حالت کا ذکر کر کے دعا کی درخواست حضور کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے عرض کیا اسی دوران حضور تشریف لے آئے تو حضرت بیگم صاحبہ نے مجھے فرمایا کہ آپ انتظار کریں میں ابھی حضور کو عرض کئے دیتی ہوں۔ چنانچہ آپ حضور کی خدمت میں عرض کرنے کے بعد مجھے فون پر بتا رہی تھیں۔ کہ اسی دوران پیارے آقا خود ٹیلی فون کے نزدیک تشریف لے آئے اور خاکسار سے براہ راست بچے کی بیماری اور علاج کی ساری تفصیل سن کر فرمایا'' میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا آپ فکر نہ کریں بچہ صحت یاب ہو جائے گا گھبرانے کی قطعاً ضرورت نہیں اپنے محسن اور شفیق آقا سے تسلی پا کر خاکسار اسی وقت کلینک پہنچا۔ ڈاکٹر صاحبہ سے بچے کی حالت دریافت کی تو انہوں نے بتایا کہ اب بچہ ایسی حالت کو پہنچ چکا ہے کہ علاج جاری رکھنا ممکن نہیں رہا میں نے ڈاکٹر صاحبہ کو اپنے آقا کی دعا اور تسلی آمیز یقین دہانی کا ذکر کیا تو موصوفہ جیسے خوشی سے اچھل ہی پڑیں کیونکہ وہ خود بھی نہایت دعا گو احمدی خاتون تھیں۔ جب کمرے میں جا کر بچہ کی حالت دیکھی تو وہ ایسی حالت میں تھا کہ بڑی ہی کمزور نبض کی معمولی حرکت جاری تھی۔ مگر جسم کی رطوبت ختم ہو کر جسم میں کوئی لوچ نہ تھی۔ بلکہ سارا جسم سخت اکڑ چکا تھا۔ اور بچہ چند لمحوں کا مہمان نظر آ رہا تھا۔ بہرحال سوائے دعا کے کوئی چارہ نہ تھا۔ اور ایسی حالت میں دعاؤں میں سخت رقت تھی اچانک بچے کی آنکھوں میں ہلکی سی حرکت ہوئی۔ اور اس کے ساتھ ہی تدریجاً امید کی صورت بڑھنے لگی۔ کچھ وقفہ کے بعد بچہ نے دودھ بھی پی لیا۔ اور ٹمپریچر نارمل کی جانب بڑھنے لگا اور چہرہ پر کچھ تازگی آگئی رات سکون سے گزری اور صبح جب ڈاکٹر صاحبہ نے بچہ کا معائنہ کیا تو ان کی رپورٹ یہ تھی کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بچہ معجزانہ طور پر بیماری کی گرفت سے پوری طرح نکل کر نارمل حالت پہ آگیا ہے اور سوائے کمزوری کے کوئی رمق بیماری کی نہیں رہی ہے۔ تب ڈاکٹر صاحبہ نے بیماری کی صحیح کیفیت بھی بتا دی کہ بچہ بیک وقت سرسام اور گردن توڑ بخار سے بیمار تھا اور Dehydration سے رگیں تک سوکھ گئی تھیں۔ اور سوائے دعا کے اعجاز کے صحت کی کوئی صورت ہرگز ممکن نہ تھی۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 238)

احمدیت کی صداقت کا نشان

مکرم میاں محمد اسلم صاحب پتوکی ضلع قصور لکھتے ہیں:۔

خاکسار 11 نومبر 1963ء کو احمدی ہوا اور 9 اپریل 1965ء کو خاکسار کی شادی ہوئی۔ بارہ سال تک خاکسار کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوئی تمام رشتہ دار غیر احمدی تھے اور مخالفت کرتے تھے۔ وہ تمام اور گاؤں والے بھی یہی کہتے کہ چونکہ یہ قادیانی ہوگیا ہے لہٰذا یہ ابتر رہے گا۔ خاکسار نے اس تمام عرصہ میں ہر قسم کا علاج کروایا لیکن اولاد نہ ہوئی۔ دوسری طرف میری بیوی بھی رشتہ داروں کے طعنے سن کر میری دوسری شادی کرنے پر رضامند ہوگئی۔

اس اثناء میں خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں تمام حالات لکھ کر درخواست دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اولاد سے نوازے۔ حضور نے خط کے جواب میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا اور ضرور نرینہ اولاد سے نوازے گا۔ حضور کی اس دعا کی برکت سے اب میرے چار لڑکے ہیں تمام لوگ حیران ہیں کہ یہ اولاد کس طرح ہوگئی حالانکہ لیڈی ڈاکٹروں نے کہا تھا کہ اس عورت سے اولاد ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ خاکسار اس کے جواب میں اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کو یہی کہتا ہے کہ یہ حضرت مسیح موعود کی صداقت کا زندہ نشان ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے خلیفۃ المسیح الثالث کی دعا کی برکت سے دیا۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 292)

حد درجہ وفا اور تابعداری

محترم کرنل داؤد احمد صاحب ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب تحریر کرتے ہیں:

حضرت مصلح موعود کی شدید بیماری کے دوران اور خصوصاً حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی وفات کے بعد آپ کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئیں تھیں۔ اس تمام عرصہ میں حد درجہ وفا اور نہایت اعلیٰ تابعداری کا نمونہ آپ نے دکھایا اور حضرت مصلح موعود کو تمام جماعتی امور سے باخبر رکھا۔ آپ کے تربیت یافتہ ہونے کی وجہ سے آپ کے ارادوں اور عزائم اور خیالات کو خوب پڑھ سکتے تھے۔ حضرت مصلح موعود کی چھپن سالہ تربیت نے مس خام کو کندن بنا دیا تھا۔ اسی لائحہ عمل پر چلے جس کا خاکہ حضرت مصلح موعود کھینچ چکے تھے۔ پھر تقدیر الٰہی کے مطابق آپ مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو اس بات کی عملی شہادت مل گئی کہ حضرت مصلح موعود اور سیدنا اخی المکرّم کی خلافت ایک دوسرے سے کتنی پیوست ہے گویا کہ باپ اور بیٹے کی خلافت ستر سالہ دور ایک ہی تھا۔ سلسلہ کے بعض خادموں نے ایسی خوابیں بھی دیکھیں جن سے یہی تفہیم ہوتی تھی۔ گویا یہ ستر سالہ خلافت حضرت مصلح موعود کی ہی تھی۔ ان

دونوں میں جدائی نہ تھی۔صرف مخدوم اور خادم کا فرق تھا۔لیکن خادم نے بھی اپنے آپ کو مخدوم میں جذب کرکے یکسانی اور یکرنگی اختیار کرلی تھی۔

(ماہنامہ خالد ربوہ سیدنا ناصر نمبر ص 90,89)

حضرت مصلح موعود سے

بے پناہ محبت

مکرم آفتاب احمد صاحب بسمل کراچی تحریر کرتے ہیں:۔

مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد پہلی مرتبہ کراچی تشریف لائے۔ زبردست دینی مصروفیات کی وجہ سے آرام کے لئے وقت کم ہی ملتا تھا۔ بہرحال جماعت کراچی نے ہاکس بے پر سمندر کے کنارے پکنک کا انتظام کیا۔دو ہٹ حاصل کئے گئے۔ایک میں احباب جماعت اور دوسرے ہٹ میں حضور مع بیگم صاحبہ قیام پذیر تھے۔ احباب کے ہٹ میں مجلس شعروسخن کا انعقاد ہوا۔حضور بھی خدام کے درمیان تشریف فرما تھے۔خاکسار جب اپنا کلام پیش کرنے لگا تو فرمائش کرکے خاکسار کی نظم ’’کراچی نامہ‘‘ سماعت فرمائی۔نظم کے خاتمے پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے فرمایا حضور بسمل صاحب سے ان کی نظم ’’خلافت‘‘ سنئے حضور نے اجازت مرحمت فرمائی۔ خاکسار نے نظم سنانی شروع کی۔ مولانا عبدالمالک صاحب نے یہ نظم دور خلافت ثانیہ میں سنی تھی جسے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی وفات کے بعد خاکسار نے مزید دو بندوں کا اضافہ کرکے مکمل کیا تھا اب فرمائش کرتے وقت نہ انہیں خیال آیا نہ مجھے کہ اس نظم میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح موعود کی وفات اور خلافت ثالثہ کے قیام کا ذکر ہے۔ جب حضرت مصلح موعود کی وفات کا بند سنایا تو مجلس کا ماحول یکدم اداس ہوگیا۔حضور آبدیدہ ہوگئے اور تھوڑی دیر بعد اٹھ کر ملحقہ ہٹ میں تشریف لے گئے۔حضور کے جاتے ہی محترم ثاقب زیروی صاحب اور چند دوسرے احباب خاکسار پر خفگی کا اظہار کرنے لگے۔مولانا عبدالمالک خان صاحب فرمانے لگے! میں استغفار کر رہا ہوں کیونکہ میری تجویز پر بسمل صاحب نے نظم سنائی مجھے قطعاً علم نہیں تھا کہ نظم میں یہ بند بڑھائے گئے ہیں‘‘۔ خاکسار اپنی جگہ شرمندہ تھا اتنے میں ایک محافظ نے آکر اطلاع دی کہ حضور بسمل صاحب اور ثاقب صاحب کو یاد فرما رہے ہیں۔ چنانچہ دونوں حاضر ہوئے۔ حضور برآمدے میں کرسی پر تشریف فرما تھے اور سامنے دو کرسیاں ہمارے لئے رکھی ہوئی تھیں۔خاکسار سے ارشاد فرمایا’’وہی نظم پھر سنائیں۔میں نے منصورہ بیگم سے ذکر کیا تو انہوں نے بھی سننے کی خواہش ظاہر کی ہے‘‘ چنانچہ خاکسار نے دوبارہ طویل نظم سنائی جسے حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ نے پردے میں بیٹھے ہوئے سماعت فرمایا۔

(ماہنامہ خالد ربوہ سیدنا ناصر نمبر ص 175)

مجلس خدام الاحمدیہ کی رکنیت

محترم محبوب عالم خالد صاحب تحریر کرتے ہیں:

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کالج سے گریجوایشن کے بعد مزید تعلیم کے لئے انگلستان تشریف لے گئے 1938ء کے آخر میں واپس تشریف لائے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کو جامعہ احمدیہ میں استاد مقرر فرمایا۔اسی سال کے آغاز میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے زیر ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام عمل میں آیا تھا۔ اس زمانہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کی رکنیت طوعی تھی لازمی نہیں تھی۔خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ بھی اس مجلس کے ممبر بن جائیں آپ نے کچھ ہچکچاہٹ محسوس کی۔لیکن جب خاکسار نے عرض کیا کہ مجلس خدام الاحمدیہ حضرت مصلح موعود کے منشاء کے مطابق قائم ہوئی ہے تو آپ نے فوراً اس کی رکنیت اختیار کرلی اور پھر ایک لمبے عرصے تک مجلس خدام الاحمدیہ کے صدر کے طور پر کام کرتے رہے۔ (ماہنامہ خالد ربوہ سیدنا ناصر نمبر ص 226)

حفاظت مرکز کے لئے

بہادری اور جوانمردی

محترم پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب لکھتے ہیں:۔

حضور کے کریکٹر کا ایک نمایاں وصف اطاعت امام میں فنا کا مقام تھا۔ 1947ء کے پرآشوب زمانہ میں خلیفہ وقت کی طرف سے حفاظت مرکز کا کام آپ کے سپرد ہوا۔آپ نے نہایت بہادری اور جواں مردی سے اپنی جان کو خطرات کے سامنے پیش کرتے ہوئے اسے سرانجام دیا۔ باؤنڈری کمیشن کے سامنے مسلمان اکثریت والے ضلعوں اور تحصیلوں کے نقشے پیش کرنے کا کام تھا۔آپ نے کالج کے پروفیسروں اور طلبہ کو رات دن اسی کام میں لگا دیا۔خاکسار کو یاد ہے کہ کالج کے طلبہ کی ٹیمیں لے کر خاکسار قادیان سے لاہور سول سیکرٹریٹ میں آیا کرتا تھا۔اور خواجہ عبدالرحیم صاحب جو شاید چیف سیکرٹری یا کمشنر تھے ان کی مدد سے ہم سیکرٹریٹ کے ریکارڈ سے قصبات اور دیہات کی ہندو اور سکھ آبادی کو نوٹ کیا کرتے تھے اور پھر اس کے مطابق تھانہ وائز تحصیل وائز اور ضلع وائز مسلم اکثریت رکھنے والے علاقوں کے نقشے تیار کیا کرتے تھے۔ ہماری تمام تر کوششیں اس بات پر مرکوز ہوا کرتی تھیں۔ کہ قادیان کا علاقہ مسلم اکثریت میں ہونے کی بنا پر پاکستان میں شامل کیا جائے مگر تقدیر خداوندی ہی پوری ہوئی۔ (ماہنامہ خالد ربوہ سیدنا ناصر نمبر ص 235)

اطاعت امام کا بے مثال نمونہ

محترم پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب لکھتے ہیں:۔

حضرت مصلح موعود نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو بحیثیت پرنسپل تعلیم الاسلام کالج،اس کالج کو ربوہ منتقل کرنے کا ارشاد فرمایا۔حضور اطاعت امام میں فانی ہونے کا مقام رکھتے تھے۔اس ارشاد کے ملنے پر یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی زندگی کا سب سے اہم اور لذیذ کام بھی یہی ہے۔تن تنہا ربوہ تشریف لے آئے۔ گرمیوں کی چلچلاتی ہوئی دھوپ میں جب کہ ربوہ سفید کلر کا ایک میدان تھا۔اور یہاں کی لُو ان دنوں سبزے اور ہریالی کے کامل فقدان کی وجہ سے ناقابل برداشت ہوا کرتی تھی۔ آپ صبح سے لے کر شام تک ایک چھتری لے کر میدان میں کھڑے رہتے اور کالج کی ابتدائی تعمیر کا کام اپنی آنکھوں کے سامنے کرواتے۔ لنگر خانہ سے معمولی دال اور روٹی آپ کو دوپہر کے وقت وہیں پہنچ جاتی جس کی آپ قیمت ادا کرتے۔اپنے بھائیوں اور بہنوں کے گھروں میں کھانا کھانے نہیں جاتے تھے تاوقت ضائع نہ ہو اور آپ زیادہ سے زیادہ وقت اس کام میں صرف کرسکیں۔فرمایا کرتے تھے کہ حضرت مصلح موعود نے مجھے ایک لاکھ روپے کالج کی تعمیر کے لئے پچاس ہزار ہوسٹل کے لئے اور سولہ ہزار دیگر لواحقات کے لئے دیئے تھے اور فرمایا کہ بس اسی رقم میں اگر تم یہ تعمیر مکمل کروا سکتے ہو تو کرواؤ۔فرمایا کرتے تھے کہ میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کرکے اس کام کی حامی بھرلی اور کام شروع کردیا۔ مجھے نہیں معلوم کہ روپیہ کہاں سے آتا گیا اور کس طرح آتا گیا اللہ تعالیٰ خود ہی سامان پیدا کرتا چلا گیا۔اور قلیل ہی عرصہ میں کئی لاکھ کی عمارت تیار ہوگئی۔ یہاں تک کہ 1954ء میں کالج لاہور سے ربوہ منتقل ہوگیا۔ یہ کام حضور کی اولوالعزمی کی ایک یادگار ہے اس زمانہ میں ایک لطیفہ بھی ہوا حضور چلچلاتی ہوئی دھوپ میں سارا دن خود تعمیر کی نگرانی کرتے تھے۔ اس لیے تعمیراتی فنڈ سے ہی تین چار روپے کی یا شائد صرف اڑھائی روپے کی ایک چھتری بھی آپ نے خرید لی۔ کیونکہ اسی کام کے لئے ہی اسے خریدا گیا تھا۔اس لئے اخراجات کے بل میں اس چھتری کی قیمت کو بھی شامل کیا گیا۔

اس زمانہ کے صدر انجمن کے آڈیٹر ایک بہت ہی سخت بزرگ ہوا کرتے تھے۔انہوں نے اس بل کو پاس کرنے سے اس بناء پر انکار کردیا کہ چھتری تعمیراتی سامان میں سے نہیں ہے۔

ادھر پرنسپل صاحب اپنی بات پر اڑ گئے کہ چھتری میری نہیں ہے۔ یہ کالج کی تعمیر کے لئے بطور ایک لازمی ضرورت کے خریدی گئی ہے۔اس چھتری کی مدد سے جو نگرانی کا کام کیا گیا ہے وہ ہزار ہا روپیہ کسی دوسرے کو دے کر بھی نہیں ہوسکتا تھا۔اس لئے چھتری کی قیمت بہرحال تعمیر کے اخراجات میں ہی شامل ہوگی۔طرفین اپنی اپنی بات اور موقف پر سختی سے قائم تھے۔اور مصالحت کی کوئی صورت نہ تھی۔ یہاں تک کہ صدر انجمن احمدیہ نے اپنے ریزولیشن سے اس چھتری کو تعمیراتی سامان میں شامل کرنا منظور کرلیا اور اس طرح آڈیٹر صاحب کو خاموشی اختیار کرنا پڑی۔

اب یہ بات ایک اصول کی تھی ورنہ اڑھائی روپے کی کیا بات تھی۔اس اڑھائی روپے کی چھتری سے وہ کام ہوا جو کسی انجینئر کو ہزار روپے ماہوار تنخواہ دے کر بھی انجام نہیں دیا جاسکتا تھا۔

(ماہنامہ خالد ربوہ سیدنا ناصر نمبر ص 234)

ایک رات میں جلسہ گاہ

میں توسیع کردی گئی

محترم محبوب عالم خالد صاحب لکھتے ہیں:

آپ جن دنوں مدرسہ احمدیہ کے طالب علم تھے ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے پہلے دن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا کہ جلسہ گاہ تنگ ہے۔تعلیم الاسلام ہائی سکول کی عمارت کے سامنے کے میدان میں سٹیج کے اردگرد ایک چھوٹی سی جگہ میں جلسہ گاہ تیار کی گئی تھی۔جس کے چاروں طرف سیڑھیوں پر شہتیریاں رکھ کر گیلریاں بنادی گئی تھیں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا کہ جلسہ گاہ تنگ ہے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے چند ساتھیوں کو لیا اور رات بھر شدید سردی اور اندھیرے میں کم و بیش پون میل کے فاصلے سے شہتیریاں اپنے کندھوں پر اٹھا کر لاتے رہے پھر خود سیڑھیاں بنائیں اور اس پر شہتیریاں رکھ کر راتوں رات جلسہ گاہ میں توسیع کردی۔جس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بے حد خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

(ماہنامہ خالد ربوہ سیدنا ناصر نمبر ص 226)

اسی تاریخی واقعہ کی تفصیل مکرم محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مربی مغربی افریقہ تحریر کرتے ہیں:

1927ء میں مدرسہ احمدیہ قادیان میں بوائے سکاؤٹس کی انجمن منظّم کی گئی سکاوٹ ماسٹر صاحب کی تجویز پر سیدنا حضرت مصلح موعود کی طرف سے مدرسہ کے تمام سکاؤٹس کے ٹروپ لیڈر بنا دیئے گئے جس کے بعد تین چار نائبین بھی ان کے منتخب ہوگئے اور مدرسہ کے تمام سکاؤٹس چار سیکشنوں میں تقسیم کردیئے گئے جن کے نگران اعلیٰ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب تھے۔ اگرچہ مدرسہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے احمدی بوائے سکاؤٹس کو اس محدود زمانہ میں رفاہ عامہ اور خدمت خلق کے سلسلہ میں قادیان میں لاتعداد خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔مگر سب سے اہم ترین کارنامہ اور نمایاں خدمت 1927ء کے جلسہ سالانہ کی جلسہ گاہ کو ایک رات کے اندر صبح ہونے سے پہلے پہلے فوری ضرورت کے پیش نظر تین اطراف سے وسیع کرنا تھا۔ یہ نہایت اہم کام اور عظیم اجتماعی وقار عمل مدرسہ احمدیہ کے تمام بوائے سکاؤٹس نے سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی قیادت میں اس جوش وجذبہ اور جانفشانی اور اخلاص سے انجام دیا کہ جلسہ کے دوسرے روز کی تقریر میں سیدنا حضرت مصلح موعود نے خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے

مدرسہ احمدیہ کے تمام بوائے سکاؤٹس اور دیگر سب منتظمین کے لئے خاص دعا کی اور جلسہ سالانہ کے اختتام پر حضرت مصلح موعود ہی کے ارشاد پر افسر جلسہ سالانہ حضرت سید میر محمد اسحاق صاحب کی طرف سے یادگار کے طور پر ہر ایک کو نقرئی تمغات سے نوازا گیا۔

مجھے اب بھی یاد ہے اور وہ نظارہ میرے سامنے ہے جب کہ گیس لیمپوں کی روشنی میں ہمارے ٹروپ لیڈر اور قائد حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب بڑی تیزی اور تندہی سے اپنے جملہ ساتھی سکاؤٹس کے ساتھ شہتیریاں اٹھا اٹھا کر اپنی جگہ پر رکھ رہے تھے اور کبھی گارا اپنے کندھے پر اٹھا کر لاتے اور خالی کر کے دوبارہ لانے کے لئے لے جاتے تھے۔ اور یوں یہ سلسلہ تمام رات جاری رہا یہاں تک کہ محض اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت سے صبح کی نداء تک جلسہ گاہ ہر طرف سے سیدنا حضرت مصلح موعود کی خواہش کے مطابق وسیع کر کے سب گیلریاں دوبارہ صحیح طور پر بنا دی گئیں۔

چنانچہ ''الفضل'' میں مندرجہ بالا وقار عمل کی خبر مندرجہ ذیل الفاظ میں دی گئی:

''مہمانوں کی غیر معمولی کثرت اور اژدھام اس سال جلسہ کی ایک خاص خصوصیت تھی۔ حاضرین کا ہجوم اس قدر تھا کہ تیار کردہ جلسہ گاہ ناکافی ثابت ہوئی۔ اور خصوصاً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تقریر کے وقت اس قدر کثرت تھی کہ لوگ جگہ نہ ملنے کی وجہ سے جلسہ گاہ سے باہر کھڑے رہے۔ اس پر حضور نے اظہار افسوس فرماتے ہوئے ذمہ دار کارکنوں کو توجہ دلائی اور منتظمین نے اس قدر ہمت اور کوشش سے کام لیا کہ 27 دسمبر کی کاروائی ختم ہوتے ہی راتوں رات جلسہ گاہ کو پہلے سے بہت وسیع کر دیا۔ اور صبح جلسہ گاہ میں جانے والوں کو بہت فراخ نظر آئی اور اس پر حضرت اقدس نے نہایت خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے دعا فرمائی۔ جلسہ گاہ کی تیاری میں ساری رات مدرسہ احمدیہ کے طلباء اور دیگر اصحاب مصروف رہے۔ طلبہ نے شہتیریاں اٹھا اٹھا کر لانے میں اور گارا بہم پہنچانے میں بڑی تندہی اور توجہ اور محنت سے کام کیا ان کام کرنے والوں میں صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بھی تھے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور ان کی عمر میں برکت دے''۔ (الفضل 3 جنوری 1927ء)

اسی طرح الفضل مورخہ 27 جنوری 1927 میں لکھا ہے:

''22 جنوری کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ٹورنامنٹ کے اختتام پر بھی جلسہ تقسیم انعامات میں شامل ہوئے اور اس جلسہ میں حضور نے مدرسہ احمدیہ کے سکاؤٹ کو اپنے ہاتھ سے میڈل لگائے جو ناظر صاحب ضیافت اور افسر جلسہ سالانہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی طرف سے سالانہ جلسہ کے موقع پر راتوں رات جلسہ گاہ کو وسیع بنانے کی وجہ سے دیئے گئے تھے''۔

(ماہنامہ خالد ربوہ سیدنا ناصر نمبر ص 298,297)

مکرم نعمان امتیاز قریشی صاحب

اسلام آباد۔ ایشیا کا برازیلیا

پاکستان کا وفاقی دارالحکومت دنیا کا جدید ترین شہر اسلام آباد ہے۔ یہ راولپنڈی سے 16 کلومیٹر کراچی سے 1520 کلومیٹر پشاور سے 192 کلومیٹر اور لاہور سے 296 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ اور سطح مرتفع پوٹھوہار میں 494 تا 610 میٹر کی بلندی پر مارگلہ پہاڑیوں کے دامن میں دریائے سواں اور دریائے ہارو کے درمیان واقع ہے۔

(انسائیکلو پیڈیا پاکستانیکا مصنف سید قاسم محمود صفحہ 203)

ایک اور کتاب میں پاکستان کا محل وقوع اور اس کے محل وقوع کا تاریخی پس منظر اس انداز سے بیان کیا گیا ہے کہ:

پاکستان کا وفاقی صدر مقام اور دنیا کا جدید ترین شہر اسلام آباد راولپنڈی سے 10 میل کی دوری پر سطح بحر سے 1650 تا 2000 فٹ کی بلندی پر مارگلہ پہاڑیوں اور سواں اور دریائے ہارو کے درمیان واقع ہے۔ اس کا نقشہ ڈاکسیاڈس پونٹی ایڈورڈ ڈیورل سٹون نے بنایا۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھانٹ نے اس کی خوبصورتی سے متاثر ہو کر اسے ایشیا کا برازیلیا کہا ہے۔ اسے دارالحکومت بنانے کے لئے 1959 میں منتخب کیا گیا اس کا سنگ بنیاد اکتوبر 1961ء میں رکھا گیا اور یہ 1967ء میں مکمل ہوا۔ اس کا رقبہ 350 مربع کلومیٹر ہے۔

ایک انگریزی انسائیکلو پیڈیا کی کتاب میں اسلام آباد کے بارے میں یوں بیان کیا گیا ہے اسلام آباد پاکستان کے شمال مشرقی حصہ میں واقع ہے یہ 1961ء میں پاکستان کا دارالحکومت بنا اور اس سے پہلے پاکستان کا دارالحکومت کراچی تھا۔

The new webster's)
(International encyclopidia

قیام پاکستان کے بعد کراچی کو نئے ملک کا دارالحکومت قرار دیا گیا لیکن متعدد وجوہ کی بناء پر اس وقت کے صدر مملکت جنرل ایوب خان نے محسوس کیا کہ دارالحکومت کسی پرسکون اور محفوظ مقام پر ہونا چاہیے چنانچہ جنرل یحییٰ خان کی صدارت میں ایک ''فیڈرل کیپیٹل کمیشن'' قائم کیا گیا جس کے ذمہ یہ کام سونپا گیا کہ وہ نئے دارالحکومت کے لئے موزوں جگہ تلاش کرے۔ کمیشن نے ملک کے طول و عرض کا دورہ کیا مختلف علاقوں کا جائزہ لیا گیا۔ جغرافیائی محل وقوع 'موسمی حالات' آب و ہوا اور ارضیاتی ساخت کا تفصیلی مطالعہ کیا گیا۔ وسیع پیمانے پر تشہیر کی گئی کہ نئے دارالحکومت کا نام تجویز کرنے والے کو نقد انعام دیا جائے گا۔ وادی پوٹھوہار کے اس گمنام اور بے آب و گیاہ خطے کے حق میں فیصلہ دیا گیا نیز عارف والا کے معلم عبدالرحمٰن مرحوم کا تجویز کردہ نام ''اسلام آباد'' اس نئے دارالحکومت کے لئے اختیار کیا گیا۔

موزوں جگہ کا انتخاب کرنے کے بعد اگلا مرحلہ اس نئے شہر کی نقشہ سازی تعمیر اور ماسٹر پلان بنانے کا آیا۔ کمیشن کی سفارشات کے مطابق یونان کی تعمیراتی فرم ڈاکسیاڈس پونٹی اور ایڈورڈ ڈیورل سٹون کو دعوت دی گئی۔ یہ ماسٹر پلان بلاشبہ نہایت جدید اور خوبصورت تھا اس وقت کے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھان نے اس شہر کی خوبصورتی سے متاثر ہو کر اسے ایشیا کا برازیلیا کہا تھا۔ اب کمیشن کا نام بدل کر ''کیپیٹل ڈیویلپمنٹ اتھارٹی'' رکھ دیا گیا تعمیر کا کام 1961ء میں شروع ہوا 1976ء میں اکثر سرکاری عمارتوں کی تکمیل ہو چکی تھی۔

امور حکومت چلانے کے لئے شہر کے شمال مشرقی کونے میں وفاقی سیکرٹریٹ کی عمارت کی تعمیر سب سے پہلے شروع ہوئی پاک سیکرٹریٹ میں کثیر منزلہ 8 بلاک اے، بی، سی، ڈی اور پی، کیو، آر، ایس ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ایستادہ ہیں۔ پاک سیکرٹریٹ سے ایک سڑک کے فاصلے پر ایوان صدر اور پارلیمنٹ ہاؤس ایک دوسرے سے ملحق ہیں۔ قصر صدارت میں صدر مملکت اور ان کے دفاتر کے علاوہ ان کی رہائش گاہ بھی ہے۔ قریب ہی وزارتِ خارجہ کی عمارت، سٹیٹ بنک، قومی اسمبلی کی عمارت پر مشتمل ہے ثقافتی سیکٹر میں نیشنل لائبریری کے علاوہ نیشنل آرٹس کونسل اور نیشنل براڈ کاسٹنگ کارپوریشن واقع ہیں۔

اسلام آباد کے نقشے پر مارگلہ کے متوازی کھنچے گئے خطوط اس شہر کو انگریزی حروف کے اعتبار سے آئی، ایف، جی، ایچ اور آئی کی پٹیوں میں تقسیم کرتے ہیں، جبکہ عمودی خطوط گنتی کے لحاظ سے نمبر وار سیکٹروں میں تقسیم کرتے ہیں۔ یوں پورا شہر ایک دوسرے سے پیوست مربع قطعات کی صورت میں نظر آتا ہے۔ ہر مربع ایک سیکٹر کی نشاندہی کرتا ہے حروف تہجی اور ہندسوں کے اس کھیل میں جو شکل سامنے آتی ہے، اسے سیکٹر کا نام یا نمبر دے دیا جاتا ہے مثلاً F کی پٹی میں 6 کا ہندسہ آتا ہے تو یہ F-6 کہلاتا ہے۔ افقی اور عمودی تقسیم کو مزید نمایاں، واضح اور ایک دوسرے سے جدا کرنے کے لئے ان خاکی مربعوں کے درمیان سبزے کے ٹکرے خالی چھوڑے گئے ہیں۔ جہاں گھاس سبزہ اور درخت ہی درخت ہیں۔ یہ سبز زمینی پٹیاں، جو گرین بیلٹ کہلاتی ہیں اسلام آباد کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک اُفقی اور عمودی دونوں طرف پھیلی ہوئی ہیں۔ ہر سیکٹر کو چار مساوی چوکور حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، جو سب سیکٹر کہلاتے ہیں۔

تین مربع کلومیٹر سے کچھ ہی زیادہ علاقے پر پھیلے ہوئے ہر سیکٹر کی ایک سڑک گھومتی ہے۔ اسے پیری فیرل روڈ کہتے ہیں۔ اسلام آباد کے ہر سیکٹر کے عین وسط میں ایک مستطیل وسیع و عریض قطعہ تجارتی سرگرمیوں کے لئے وقف ہے۔ جہاں منصوبے کے ماتحت شاپنگ پلازہ اور مارکیٹیں بنانے کی اجازت ہے۔ یہ علاقہ ہر سیکٹر کی مناسبت سے اس کا مرکز کہلاتا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ ان مراکز نے کچھ عارضی نام بھی حاصل کر لیے ہیں۔ مثلاً سپر مارکیٹ، جناح سپر مارکیٹ، ستارہ مارکیٹ اور میلوڈی مارکیٹ وغیرہ۔

اسلام آباد کی کاروباری زندگی میں بلیو ایریا کو خاص مقام حاصل ہے۔ قالین، پیتل، تانبہ اور لکڑی کی دستکاریوں کی نمائش اور فروخت کے بڑے بڑے مراکز یہیں پر ہیں۔ انڈسٹریل اینڈ ٹریڈنگ سنٹر بھی ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ سنٹر بھی ایک طبعی پٹی کی شکل میں آبپارہ سے شروع ہو کر تمام سیکٹروں سے ہوتا ہوا ایک خط مستقیم کی صورت میں مارگلہ کے عین متوازی اسلام آباد کے آخری سیکٹر تک پھیلا ہوا ہے۔ جوں جوں نئے سیکٹر آباد ہوتے جاتے ہیں یہ علاقہ بھی جسے عرف عام میں آئی اینڈ ٹی سنٹر کہا جاتا ہے ترقی کرتا جاتا ہے۔

اسلام آباد کا مرکزی اور تعمیری لحاظ سے سب سے پہلا اور سب سے مشہور چوک آبپارہ ہے۔ جسے ایک سرکاری ملازم کے ہاں اس شہر کے سب سے پہلے ولادت کا شرف حاصل کرنے والی بچی آبپارہ کے نام سے منسوب کیا گیا۔ آبپارہ اسلام آباد کا مصروف ترین کاروباری مرکز ہے جسے اسلام آباد کا دل کہا جاتا ہے۔

اسلام آباد میں بہت سی جدید وضع کی مساجد ہیں لیکن تعمیر کا شاہکار فیصل مسجد ہے۔ یہ مسجد شاہ فیصل مرحوم والئ سعودی عرب کے نام سے منسوب ہے اور اس کا سنگ بنیاد شاہ خالد نے اکتوبر 1976ء میں رکھا تھا۔ اس کے تعمیری مصارف بھی سعودی عرب نے برداشت کئے ہیں۔ یہ دنیا کی بہت بڑی اور بہت خوبصورت مسجد ہے۔ اس کی لمبائی ایک لاکھ 79 ہزار 705 میٹر ہے مینار 88 میٹر اونچے ہیں۔ یہاں بیک وقت ایک لاکھ 37 ہزار نمازیوں کے نماز پڑھنے کی گنجائش ہے۔ اس کا ڈیزائن مشہور ترک معماروں نے بنایا تھا۔

انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی بھی فیصل مسجد کی حدود میں واقع ہے۔ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اور قائداعظم یونیورسٹی بھی اسلام آباد کے مشہور جامعات میں سے ہیں۔

اسلام آباد کی معروف تربیت گاہوں میں نیوکلیئر انسٹیٹیوٹ، ریسرچ انسٹیٹیوٹ، گورنمنٹ پولی ٹیکنیک انسٹیٹیوٹ، ہائیڈرو کاربن انسٹیٹیوٹ، نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن وغیرہ۔ مقتدرہ قومی زبان، اکادمی ادبیات، پاکستان اور لوک ورثے کا اشاعت گھر بھی اسلام آباد کے معروف سرکاری ادارے ہیں۔

اسلام آباد کے قابل دید مقامات میں شکر پڑیاں کی پہاڑی، راول جھیل، دامنِ کوہ، اسلام آباد پارک، عوامی مرکز، نور پور شاہان، مقبرہ بری امام اور مرغزار، روز اینڈ جیسمین گارڈن جو 50 ر ایکڑ پر پھیلا ہوا ہے۔

کیلا ۔ توانائی کا ذخیرہ

کیلے میں تین طرح کی قدرتی شکر ہوتی ہے۔ سکروز، فروکٹوز اور گلوکوز۔ یہ شکر اس میں پائے جانے والے ریشے کے ساتھ مل کر فوری، دیرپا اور توانائی میں کافی اضافے کا سبب بنتی ہے۔

تحقیق نے ثابت کیا ہے کہ صرف دو کیلے کھا لینے سے نوے منٹ کی سخت ورزش کے لئے کافی توانائی حاصل ہو جاتی ہے۔ اسی لیے یہ دنیا کے بڑے بڑے اتھلیٹس کا پسندیدہ پھل ہے۔ تاہم کیلے کی ہماری صحت کیلئے صرف یہی افادیت نہیں کہ یہ توانائی بخشتا ہے، بلکہ یہ متعدد بیماریوں کا راستہ روکنے یا ان پر قابو پانے میں بھی مدد دیتا ہے۔ لہٰذا یہ ہماری روزمرہ کی غذا میں بڑی اہمیت کا حامل ہے۔

پستی کے مریضوں سے متعلق ایک حالیہ تحقیقی مطالعے سے پتہ چلا ہے کہ کیلا کھانے سے بہت سے مریضوں کی حالت کافی بہتر ہوگئی، کیونکہ اس میں Tryptophan نامی پروٹین ہوتا ہے، جسے ہمارا جسم سیروٹونن نام کے ایک کیمیکل میں بدل دیتا ہے۔ جو ہماری مزاجی کیفیت پر خوشگوار اثر ڈالتا ہے۔ کیلے میں حیاتین بی 6 بھی ہوتا ہے جو خون میں شکر کی سطح میں ایسی تبدیلی کرتا ہے کہ وہ موڈ یا مزاجی کیفیت پر اچھا اثر ڈالتی ہے۔

کیلے میں فولاد خوب ہوتا ہے جو خون میں ہیموگلوبن کی پیداوار بڑھا کر کم خونی کے علاج میں مدد دیتا ہے۔ کیلے میں پوٹاشیم بھی بہت پایا جاتا ہے اور نمک کم ہوتا ہے۔ اس وجہ سے یہ پھل بلڈ پریشر کم کرنے کے سلسلے میں بہت مفید ہے۔

امریکہ میں غذا اور دوا کے انتظامی امور سے تعلق رکھنے والے ادارے نے کیلے کی پیداوار کے شعبے والوں کو یہ اجازت دے رکھی ہے کہ وہ سرکاری طور پر دعویٰ کر سکتے ہیں کہ یہ پھل بلڈ پریشر اور فالج کا خطرہ کم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

برطانیہ کے ایک سکول کے 200 طالب علموں کو امتحان کے دوران ان کی ذہنی کارکردگی بہتر بنانے کے لئے صبح کے ناشتے اور دوپہر کے کھانے میں کیلے کھلائے گئے۔ پوٹاشیم سے پُر یہ پھل طالب علموں کو زیادہ چوکس رکھتا ہے۔ لہٰذا وہ بہتر انداز سے سیکھ سکتے ہیں۔ غذا میں کیلے کو شامل کرنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس میں ریشہ خوب ہوتا ہے اور اس کی یہ خوبی معدے اور آنتوں کے فعل کو معمول کے مطابق رکھتی ہے۔ اور یہ نظام ملین دوائیں استعمال کئے بغیر ٹھیک کام کرتا ہے۔

کیلے میں قدرتی طور پر مانعِ تیزاب خصوصیت بھی ہوتی ہے، لہٰذا جو لوگ سینے کی جلن کے شاکی ہوں، انہیں افاقے کے لئے یہ پھل کھانا چاہئے۔ کھانوں کے دوران کیلا کھانے سے خون میں شکر کی سطح ٹھیک رہتی ہے اور اس کا حاملہ خواتین میں صبح کی متلی پر اچھا اثر پڑتا ہے۔

کیڑا کاٹ لے تو اس پر کوئی کریم یا مرہم لگانے سے پہلے کیلے کے چھلکے کا اندرونی حصہ رگڑ کر دیکھیے۔ یہ عمل حیرت انگیز طور پر ورم اور جلن کم کرتا ہے۔

آسٹریلیا میں جو تحقیق ہوئی ہے اس سے معلوم ہوا کہ کام یا دفتری معاملات کا دباؤ زیادہ ہو تو لوگ سکون پہنچانے والی چیزیں، مثلاً چاکلیٹ اور چپس وغیرہ زیادہ کھانے لگتے ہیں۔ ہسپتال میں 5 ہزار مریضوں کے کوائف کا جائزہ لینے سے اندازہ ہوا کہ ان میں سب سے موٹے وہ لوگ تھے جو زیادہ دباؤ والی ملازمت یا کام کر رہے تھے۔ اس تحقیقی رپورٹ کے اختتام پر یہ مشورہ دیا گیا ہے کہ خوف، تشویش اور دباؤ کی وجہ سے کھانے کی خواہش میں جو اضافہ ہوتا ہے اس سے بچنے کے لئے ہمیں کاربوہائیڈریٹ والی غذا سے خون میں شکر کی سطح کو درست کرنا چاہئے اور یہ سطح ٹھیک رکھنے کے لئے ہر دو گھنٹے بعد کاربوہائیڈریٹ والی کوئی چیز کھا لینی چاہئے۔ تو کیلا بھی آزما کر دیکھیے۔

کیلا اپنے نرم گودے کی وجہ سے معدے کی شکایت کے لئے بھی مفید ہے۔ تیزابیت زیادہ ہو تو یہ اس کا توڑ کرتا ہے اور معدے کی اندرونی سطح پر اس کا لیپ ہو جانے کی وجہ سے معدے کی جلن میں کمی ہو جاتی ہے۔

بعض علاقوں میں کیلا ایک ٹھنڈک پہنچانے والے پھل کے طور پر کھایا جاتا ہے۔، جو ماں بننے والی خواتین کے جسم کا درجہ حرارت کم کرتا ہے اور جذبات کو بھی ٹھنڈا کرتا ہے۔ تھائی لینڈ میں حاملہ خواتین اس لئے کیلے کھاتی ہیں کہ ان کے ہاں پیدا ہونے والا بچہ ٹھنڈے مزاج کا ہو۔

کیلے میں پائے جانے والے حیاتین بی 6 اور بی 12 نیز پوٹاشیئم اور میگنیشیم ان لوگوں کی خصوصی مدد کرتے ہیں۔ جنھیں نکوٹین ترک کرنے کے بعد والے اثرات کا سامنا ہے۔

پوٹاشیئم ایک نہایت اہم معدن ہے جو دل کی دھڑکن کو معمول پر رکھنے میں مدد دیتا ہے۔ دماغ کو آکسیجن کی فراہمی میں مدد دیتا ہے اور جسم میں پانی کے توازن کو صحیح رکھتا ہے۔

اگر کیلے اور سیب کا موازنہ کیا جائے تو کیلے میں سیب کی نسبت چار گنا پروٹین، دوگنا کاربوہائیڈریٹ، تین گنا فاسفورس، پانچ گنا فولاد اور حیاتین الف دوگنے دیگر حیاتین اور معدنیات ہوتے ہیں جن کی وجہ سے کیلے کا شمار ہماری بہترین غذاؤں میں ہوتا ہے۔ لہٰذا نہایت مناسب ہوگا، اگر ہم سیب کھانے کی بجائے یہ کہیں کہ روزانہ ایک کیلا کھایئے اور معالج کو دور رکھیے اور آخر میں ایک بات اور سن لیجئے۔ کیلے کے چھلکے کا اندرونی حصہ اپنے جوتے پر ملیے اور اسے صاف کپڑے سے پونچھ دیجئے۔ جوتے پر کیسی چمک آتی ہے۔

(ہمدرد صحت، اکتوبر 2008ء)

مکرم ہومیو ڈاکٹر نذیر احمد مظہر صاحب

مچھروں سے کیسے بچیں!

مچھر کے کاٹنے سے ملیریائی بخار بکثرت پھیلتے ہیں جو ہر سال بے شمار قیمتی جانوں کے اتلاف کا باعث بنتے ہیں مچھروں سے نجات کے لیے ضروری ہے کہ ایسی جگہوں کا قلع قمع کیا جائے جہاں مچھروں کی افزائش نسل ہوتی ہے دوسرے ایسے طریق اختیار کئے جائیں کہ ان کے کاٹنے سے خود کو محفوظ کیا جا سکے اس مقصد کے لئے مچھر دانیوں کا استعمال بھی کیا جا سکتا ہے۔ نیز انہیں بھگانے کے لئے کئی ایسی تدابیر ہیں جو بہت مؤثر ہیں ایسی کیمیائی اشیاء کو جو مچھروں کو بھگانے کا کام کرتی ہیں انہیں مچھر بھگانے والی (Mosquito Repellents) کہا جاتا ہے بعض چیزوں کو جلایا جاتا ہے اور ان کے دھوئیں سے مچھر بھاگ جاتے ہیں مچھر بھگانے کے لئے مختلف کمپنیاں MAT تیار کر رہی ہیں جو مخصوص قسم کے بجلی کے ہیٹروں میں لگاتے ہیں اور ان میں سے اٹھنے والی مہک سے مچھر بھاگ جاتے ہیں بعض ایسی کیمیائی چیزیں ہیں جن کی بو سے مچھر بھاگ جاتے ہیں یہ چیزیں تیل یا ویزلین وغیرہ میں ملا کر جسم کے کھلے حصوں پر مل لی جاتی ہیں۔ بعض کیمیائی اشیاء کے چھڑکنے سے مچھر مر جاتے اور بو سے بھاگ جاتے ہیں۔ ہم ذیل میں بعض ایسے فارمولے درج کرتے ہیں جو ہم نے خود تیار کر کے مفید پائے ہیں۔

مچھر بھگانے والی کیمیائی اشیاء:

ان میں سٹرونیلا آئل Citronella Oil ہے یہ Volatile Oil یا اڑ جانے والا تیل ہے جو Citron یعنی ترنج یا چکوترے کا خوشبودار تیل ہے اسے اردو میں روغن چکوترا کہتے ہیں یہ خارجاً مستعمل ہے۔ پرفیومری (خوشبو سازی) میں مختلف تیلوں کو خوشبودار بنانے کے کام آتا ہے اس کی خوشبو سے کیڑے مکوڑے اور مچھر دور بھاگتے ہیں لہٰذا مچھروں کے بھگانے کے لیے اسے مختلف طریقوں سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

بعض طریقے درج ذیل ہیں۔

طریقہ نمبر 1:

☆ سٹرونیلا آئل ایک حصہ۔

☆ وائٹ آئل یا تیل سرسوں خالص 3 حصہ

☆ خوشبو۔ روغن چنبیلی یا روغن گلاب یا دیگر حسب پسند کوئی خوشبودار روغن (حسب ضرورت ملائیں)

☆ تمام اجزاء کو باہم ملائیں اور Air Tight ڈھکنے والی بوتل میں محفوظ رکھیں۔ جسم کے کھلے حصوں پر ملیں اگرچہ یہ مرکب زہریلا نہیں تاہم منہ، ناک، آنکھ وغیرہ کو بچائیں۔

طریقہ نمبر 2:

☆ سٹرونیلا آئل Citronella Oil آئل حصہ۔

☆ یوکلپٹس آئل Eucalyptus Oil (روغن سفیدہ ایک حصہ)۔

☆ ست پودینہ (Menthol) ایک چوتھائی حصہ۔

☆ وائٹ آئل یا تیل سرسوں خالص 8 حصہ (خوشبو حسب پسند و حسب ضرورت)۔

☆ تمام اجزاء کو ملا کر بند بوتل میں رکھیں۔

☆ ترکیب استعمال۔ حسب ترکیب مذکورہ بالا۔

طریقہ نمبر 3:

☆ پیرافین ہارڈ ایک حصہ۔

☆ سٹرونیلا ایک حصہ۔

☆ ست پودینہ Menthol ایک حصہ یا کم و بیش کر سکتے ہیں۔

☆ لیمن گراس آئل۔

☆ خوشبو حسب پسند و ضرورت۔

ترکیب تیاری:

ویزلین اور پیرافین کو کسی چھوٹے برتن میں ڈال کر گرم پانی کے کھلے بڑے برتن میں پگھلائیں یا بہت ہلکی آگ پر پگھلائیں کہ جلنے نہ پائے۔ باقی اجزاء شامل کر کے خوب آمیز کر لیں اور حسب طریق مذکورہ استعمال میں لائیں۔

خانہ ساز میٹ:

عام استعمال شدہ میٹ یا عام میٹ کے سائز کا گتہ کاٹ کر یا کاغذ وغیرہ پر نسخہ نمبر 1 یا 2 کے چند قطرے لگا کر ہیٹر میں لگا دیں تو انشاء اللہ تعالیٰ مچھر نہیں کاٹے گا۔ عام درمیانے سائز کے کمرے کے لئے یہ کافی ہے۔ اگر بجلی نہ ہو تو لالٹین کی بتی ہلکی کر کے اس کے اوپر رکھ سکتے ہیں۔ یہ خانہ ساز میٹ اور دیگر جو اوپر مذکور ہوئے ہیں مؤثر ہونے کے ساتھ ساتھ بہت سستے بھی ہیں اور غریب لوگوں کی معاشی دسترس کے اندر ہیں۔ نیز بے روزگار لوگ ان اشیاء کو پیک کر کے بطور روزگار اپنا سکتے ہیں۔ ان چھوٹے چھوٹے کاموں میں خاصا مارجن ہے آپ اپنے بچوں کا پیٹ بخوبی پال سکتے ہیں ان میں معاشرے کی خدمت بھی ہے اور باعزت روزگار بھی۔

اجزاء کا حصول:

اشیاء عام طور پر لاہور ایسنس ہاؤس شاہ عالم مارکیٹ لاہور فون (042-666010_7630301) کراچی امپورٹنگ ایجنسیز فون (042-7636557) پاپڑ منڈی بوتل بازار، شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔ اسد کیمیکل معراج مارکیٹ شاہ عالم لاہور سے مناسب قیمت پر مل جاتی ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

عشرہ وصولی چندہ تحریک جدید

(یکم اگست تا 10 اگست 2009ء)

تحریک جدید کے سال نو (75) کے اعلان پر خطبہ جمعہ فرمودہ 7 نومبر 2008ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ

''آج جو (بیت الذکر) بنا رہے ہیں یا مشن ہاؤسز کھول رہے ہیں یا سینٹرز لے رہے ہیں اور جماعتوں کی تعداد بڑھ رہی ہے یہ تحریک جدید کا ہی ثمرہ ہے۔''

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی روشنی میں لازم ہے کہ سال نو کی قربانیوں میں غیر معمولی اضافہ رونما ہو اور تحریک جدید کے سال نو (75) کیلئے حسب ارشاد حضور انور پہلے سے زیادہ قربانیاں پیش کی جائیں۔ لہٰذا جماعتوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ **یکم اگست تا 10 اگست 2009ء عشرہ وصولی چندہ تحریک جدید منانے کا اہتمام کریں۔** اس سلسلہ میں ذیلی تنظیموں سے بھی بھرپور تعاون حاصل کیا جائے اور عشرہ بھر کی مساعی کی رپورٹ وکالت مال اول تحریک جدید کو بھجوانے کا اہتمام کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو اور حسنات دارین سے نوازے۔ آمین

(مرسلہ: وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

مکرم محمد ایوب صاحب ٹیچر ناصر ہائی سکول ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم محمد انور صاحب کو چند ماہ پہلے ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔ انہیں طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں داخل کروایا گیا۔ انجیو گرافی اور انجیو پلاسٹی ہوئی ان کے دل کی نالیاں بند تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نالیاں کھل گئیں ہیں۔ ابھی علاج جاری ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اباجان کو مکمل شفاء عطا فرمائے۔ آمین

نیز میرا بیٹا مسرور احمد بھی چند ماہ سے بخار میں مبتلا ہے، علاج جاری ہے احباب سے اس کی شفایابی کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

مکرم عبدالمنعم کرک صاحب لاہور کینٹ تحریر کرتے ہیں۔

میرے ہم زلف مکرم ڈاکٹر شمس رشید صاحب آف ڈیلس امریکہ کو پراسٹیٹ کینسر کی تکلیف ہے۔ علاج جاری ہے۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ طور پر صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

شکریہ احباب و درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب قائد اصلاح وارشاد مجلس انصار اللہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

ہماری والدہ محترمہ خاتم النساء درد صاحبہ اہلیہ محترم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب مرحوم مورخہ 31 جنوری 2009ء کو مختصری بیماری کے بعد اچانک ہم سے جدا ہوگئیں۔ کثیر تعداد میں احباب جماعت نے بذریعہ خطوط، فون اور بنفس نفیس تشریف لا کر جس محبت اور اپنائیت سے ہمارے غم میں شرکت فرمائی وہ ہم سب کے لئے بے حد تسکین کا موجب ہوئی۔ خاکسار جملہ عزیزوں کی طرف سے سب احباب وخواتین کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی بہترین جزا عطا فرمائے اور دعا کی درخواست بھی کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ والدہ محترمہ کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق بخشے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم خلیل احمد قریشی صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالغنی صاحب مرحوم، بہو حضرت شیخ محمد قریشی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود اور مکرم محمد عبداللہ قریشی صاحب سابق آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی بھاوج یکم جولائی 2009ء کو وفات پاگئیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ اسی روز بعد نماز عشاء مکرم ملک نور الٰہی صاحب صدر حلقہ وحدت کالونی لاہور نے پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں لہٰذا ان کی میت ربوہ لائی گئی جہاں بعد نماز عصر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم محمد انور قریشی صاحب نائب ناظر مال آمد نے دعا کروائی۔ مرحومہ 1948ء میں نظام وصیت میں شامل ہوئیں۔ آپ تقریباً 15 سال لجنہ اماء اللہ حلقہ وحدت کالونی لاہور کی صدر اور بعد میں نگران قیادت رہیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند دعا گو اور تہجد گزار تھیں مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے اور ان کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرمہ حیۃ المبشر صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد شاہد صاحب دارالفضل غربی الف ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

مجھے اللہ تعالیٰ نے مورخہ 5 جولائی 2009ء کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے حضور انور نے ازراہ شفقت بچی کا نام امۃ الصبور عطا فرمایا ہے۔ بچی وقف نو میں شامل ہے نومولودہ مکرم ظفر اللہ شاہد صاحب ملتان کی پوتی اور مکرم رانا عبدالغفار خان صاحب کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ بچی کو نیک، صالحہ اور خادمہ دین بنائے۔ آمین

فری موٹاپا کیمپ

فضل عمر ہسپتال میں فری موٹاپا کیمپ مورخہ 23 جولائی 2009ء کو بوقت صبح 10 بجے تا 2 بجے دوپہر آؤٹ ڈور گراؤنڈ میں لگایا جا رہا ہے۔ اس کیمپ سے جدید مشینوں کے ذریعہ ماہر ڈاکٹرز کی زیرنگرانی جسم میں چربی اور پٹھوں کی مقدار جانچنے، دوا اور خوراک تجویز کرنے میں مدد مل سکے گی۔ احباب و خواتین اس کیمپ سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

پنجاب کے انجینئرنگ ادارہ جات میں انٹری ٹیسٹ کا اعلان

یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور نے پنجاب کے انجینئرنگ کے ادارہ جات میں داخلہ کیلئے کمبائنڈ انٹری ٹیسٹ کا اعلان کر دیا ہے۔ انٹری ٹیسٹ مورخہ 23 اگست 2009ء صبح دس بجے مجوزہ سینٹرز میں ہوگا۔ انٹری ٹیسٹ کے لئے درخواست فارم آن لائن پُر کرنا ہوگا۔ ویب وسائٹ ایڈریس یہ ہے admissionuet.edu.pk آن لائن فارم پُر کرنے کے بعد اس کا پرنٹ نکال لیں اور درج ذیل کاغذات کے ساتھ متعلقہ سینٹرز میں جمع کروائیں جہاں آپ ٹیسٹ دینا چاہتے ہیں۔

i۔ دو عدد پاسپورٹ سائز تصاویر (ایک تصویر درخواست فارم پر Paste کریں)

ii۔ ڈومیسائل سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی

iii۔ شناختی کارڈ/ب فارم کی فوٹو کاپی

انٹری ٹیسٹ فارم جمع کرواتے وقت اصل ڈومیسائل سرٹیفکیٹ دکھانا ہوگا۔ درخواست فارم 27 جولائی 2009ء سے ویب سائٹ پر دستیاب ہوگا۔ انٹری ٹیسٹ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 19 اگست 2009ء شام چار بجے ہے۔ مزید معلومات کیلئے www.uet.edu.pk اور فون نمبرز 042-9029216,9029452 پر رابطہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

گریگور منڈل

معروف آسٹروی سائنسدان

گریگور منڈل (Gregor Mendel) کی وجہ شہرت اس کا وراثت کے بنیادی اصولوں کی دریافت ہے۔ وہ 22 جولائی 1822ء کو آسٹریا کے ایک قصبے ہینڈروف میں پیدا ہوا۔ تب یہ آسٹروی سلطنت کا حصہ تھا۔ وہ 1843ء میں آسٹرین شہر برون کی ایک آگسٹینین خانقاہ میں بھرتی ہوا۔ وہاں اس نے مذہب کی تعلیم حاصل کی اور 1847ء میں پادری مقرر ہوا۔

1850ء میں منڈل نے ''سند بطور استاد'' کے لئے امتحان دیا جس میں وہ ناکام ہوا۔ کیونکہ حیاتیات اور علم طبقات الارض میں نہایت کم نمبر حاصل کئے تھے۔ تاہم اس کی خانقاہ کے راہب اعلیٰ نے اسے ویانا یونیورسٹی بھیج دیا۔ جہاں 1851ء سے 1853ء تک اس نے ریاضیات اور سائنس کا مطالعہ کیا۔ منڈل ایک استاد کے طور پر کبھی سند حاصل نہ کر سکا۔ لیکن 1854ء سے 1868ء تک وہ برون ماڈل سکول میں فطری علوم کا استاد رہا۔ اس دوران میں 1865ء میں اس نے پودوں میں پیوند لگانے کے تجربات کئے۔

1865ء میں منڈل نے اپنے تجربوں کی روشنی میں پیوند کاری کا ایک نیا قانون دریافت کیا۔ جس کی بنیاد وراثت پر تھی۔ لیکن اس کی عظیم تحقیقات کو فراموش کر دیا گیا۔ چنانچہ منڈل نے دل شکستہ ہو کر اپنے تجربات بند کر دیئے۔ 1866ء میں اس کے نتائج سوسائٹی کے رسالے "Transcation" میں ایک مضمون ''پودوں کی پیوند کاری پر تجربات'' کے عنوان سے شائع ہوئے۔ 6 جنوری 1884ء کو وہ 61 برس کی عمر میں برون (آسٹریا) میں فوت ہوا۔ وہ سائنسدانوں کی مقبولیت حاصل کئے بغیر ہی مر گیا۔ اس کی وفات کے بعد ہالینڈ، جرمنی اور آسٹریا کے سائنسدانوں نے اس کی تحقیقات کو بہت سراہا اور منڈل ازم کی اصطلاح رائج کی۔

1900ء میں منڈل کے کام کی دریافت نو کی گئی جب تین سائنسدانوں (ڈنمارک کے ہیوگوڈی وریز، جرمنی کے کارل کورنز اور آسٹریا کے ایرخ وان شرماک) نے اس موضوع پر اپنے طور پر کام کرتے ہوئے منڈل کے اس مضمون کو پڑھا۔ تینوں نے آزادانہ طور پر پودوں پر تجربات کئے تھے اور اپنے طور پر منڈل کے قوانین کو دریافت کیا تھا۔ تینوں نے اپنی تحقیقات شائع کروانے سے پہلے اس موضوع سے متعلق مواد پر تحقیق کی اور منڈل کے اصل مضمون تک رسائی پائی۔ ان کی تحقیقات نے منڈل کے قوانین کی صداقت کو دریافت کیا۔

1900ء میں ہی ایک انگریز سائنسدان ولیم بیٹسن نے بھی منڈل کا مضمون پڑھا اور فوراً ہی دیگر سائنسدانوں کی توجہ اس طرف مبذول کی۔ سال کے اختتام تک منڈل کو وہ پذیرائی حاصل ہوگئی۔ جس سے وہ اپنی زندگی میں محروم رہا۔

خبریں

ایمرجنسی کمزور عدلیہ کے باعث لگی سپریم

کورٹ نے 3 نومبر 2007ء کوملک میں ایمرجنسی کے نفاذ اوراس کے تحت اقدامات کوکالعدم قرار دینے اور پی سی او ججوں کوکام سے روکنے کے حوالے سے دائر آئینی درخواست پر وفاق کونوٹس جاری کر دیا اوراس مقدمہ کو عدالت میں سماعت کیلئے پیش کرنے کا حکم دیا ہے۔ اگر عدلیہ اپنے پاؤں پر کھڑی ہوتی تو 3 نومبر 2007ء کا واقعہ کبھی نہیں ہوتا۔ عدلیہ کی کمزوری کے باعث ایمرجنسی لگی۔ ملک کےایک وزیراعظم کو پھانسی دے دی گئی تو ایک آمر نے دوسرے کی حکومت کوختم کر کے جلا وطن کر دیا۔ ہم تمام ان باتوں کے ذمہ دار ہیں۔

امریکہ اور بھارت میں دفاعی معاہدہ

بھارت اور امریکہ کے درمیان دفاعی ٹیکنالوجی کے معاہدے پر دستخط کر دیئے گئے۔ معاہدے کے تحت امریکہ بھارت کوسیٹلائٹ فراہم کرے گا اور دونوں ملکوں کے درمیان ایٹمی ری ایکٹر لگانے کے دو مقامات پربھی اتفاق ہوگیا ہے۔ پریس کانفرنس میں امریکہ اور بھارت کے درمیان سائنس اور ٹیکنالوجی کے معاہدوں پر دستخط کا اعلان بھی کیا گیا۔

چوہدری شجاعت حسین مسلم لیگ (ق) کے بلامقابلہ صدر جبکہ مشاہد حسین سیکرٹری جنرل منتخب

مسلم لیگ (ق) کی مرکزی قیادت کیلئے ہونے والے پارٹی انتخابات میں چوہدری شجاعت حسین تیسری مدت کے لئے بلامقابلہ صدر اور مشاہد حسین سید دوسری مرتبہ سیکرٹری جنرل منتخب ہو گئے جبکہ ہم خیال گروپ نے مرکزی قیادت کے انتخابات سے بائیکاٹ کو برقرار رکھا۔

مستقل عالمی امن کیلئے کشمیر اور فلسطین جیسے تنازعات کا حل ضروری ہے

یورپی یونین کی خارجہ پالیسی کے سربراہ ہاوئیر سولانا نے کہا ہے کہ یورپی یونین کشمیر سمیت عالمی تنازعات کے بارے میں اقوام متحدہ کی قراردادوں کا احترام کرتی ہے اوراس بات سے اتفاق کرتی ہے کہ مستقل عالمی امن اور استحکام کیلئے کشمیر اور فلسطین جیسے تنازعات کا حل ضروری ہے۔

اجمل قصاب نے اعتراف جرم کرلیا

ممبئی حملوں کے واحد زندہ بچ جانے والے حملہ آور اجمل قصاب نے بھارتی عدالت میں اعتراف جرم کر لیا ہے۔ دوسری جانب ترجمان دفتر خارجہ عبدالباسط نے بھارتی ٹی وی کوانٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان نے بھارت کے مہیا کردہ شواہد سے زیادہ ثبوت اکٹھے کئے ہیں اور اب ہم قانونی کارروائی کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ اجمل قصاب کا عدالت میں اچانک اقبال جرم سے عدالت میں موجود ہر شخص اس کی بات پر حیران رہ گیا۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

24/جولائی 2009ء

6:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6:20 am	تلاوت، خبریں
7:05 am	لقاء مع العرب
7:20 am	درس ملفوظات
7:45 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
7:55 am	ترجمۃ القرآن
8:55 am	جلسہ سالانہ یو۔کے 2009ء حضورانور کا معائنہ، خطاب
12:00 pm	تلاوت، درس حدیث، خبریں
1:05 pm	طلباء جامعہ احمدیہ کے ساتھ ایک نشست 8 فروری 2009ء
2:25 pm	فرنچ پروگرام
3:00 pm	جلسہ سالانہ یو۔کے 2009ء معائنہ (دوبارہ)
5:00 pm	براہ راست جلسہ سالانہ 2009ء کی کارروائی
6:00 pm	حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کا براہ راست خطبہ جمعہ، حدیقۃ المہدی سے
7:00 pm	جلسہ سالانہ 2009ء سے براہ راست کارروائی مہمانوں کے انٹرویوز
9:25 pm	جلسہ سالانہ 2009ء سے براہ راست کارروائی پرچم کشائی اور حضورانور کا افتتاحی خطاب
11:00 pm	جلسہ سالانہ 2009ء کی براہ راست کارروائی

25/جولائی 2009ء

1:00 am	جلسہ سالانہ یو۔کے 2009ء پہلے دن کی کارروائی دوبارہ
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 24 جولائی 2009ء
3:00 am	جلسہ سالانہ دوبارہ
6:00 am	جلسہ سالانہ یو۔کے 2009ء دوبارہ افتتاحی سیشن، افتتاحی خطاب فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس
10:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 24 جولائی 2009ء
11:00 am	جلسہ سالانہ یو۔کے 2009ء دوبارہ پہلے دن کی کارروائی
12:00 pm	تلاوت
12:15 pm	خطبہ جمعہ 24 جولائی 2009ء
1:05 pm	بربیّن کے اردگرد
3:00 pm	جلسہ سالانہ یو۔کے 2009ء کے دوسرے دن کی براہ راست کارروائی انٹرویو، نظمیں
5:00 pm	جلسہ سالانہ یو۔کے 2009ء حضور انور کا براہ راست خواتین سے خطاب
7:45 pm	انتخاب سخن
9:15 pm	جلسہ سالانہ یو۔کے 2009ء براہ راست کارروائی مہمانوں کے تاثرات خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ
11:00 pm	جلسہ سالانہ 2009ء سے براہ راست کارروائی تاثرات وانٹرویو

26/جولائی 2009ء

1:00 am	جلسہ سالانہ یو۔کے 2009ء دوسرے دن کی کارروائی (دوبارہ)
2:50 am	جلسہ سالانہ یو۔کے 2009ء حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کا خطاب خواتین کے جلسہ گاہ سے (دوبارہ)
6:00 am	جلسہ سالانہ یو۔کے 2009ء دوسرے دن کی کارروائی (دوبارہ)
7:30 am	جلسہ سالانہ یو۔کے 2009ء حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کا خطاب دوسرے دن کا (دوبارہ)
10:00 am	جلسہ سالانہ یو۔کے 2009ء دوسرے دن کی کارروائی۔ ایک پروگرام سید نصیر احمد شاہ صاحب چیئرمین ایم۔ٹی۔اے کے ساتھ
12:00 pm	تلاوت
12:20 pm	جلسہ سالانہ یو۔کے 2009ء کارروائی۔ خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس
2:00 pm	جلسہ سالانہ یو۔کے 2009ء براہ راست کارروائی
5:40 pm	جلسہ سالانہ یو۔کے 2009ء براہ راست کارروائی جلسہ گاہ سے ’’عالمی بیعت‘‘
8:30 pm	جلسہ سالانہ یو۔کے 2009ء براہ راست اختتامی خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس
11:00 pm	براہ راست کارروائی جلسہ سالانہ یو۔کے 2009ء مختلف انٹرویوز، نظمیں

ربوہ میں طلوع وغروب 22 جولائی

طلوع فجر	4:48
طلوع آفتاب	6:15
زوال آفتاب	1:15
غروب آفتاب	8:14

سچی بوٹی کی گولیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد رطارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

آندرے آس لینگوئج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھیے
گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سندیافتہ ٹیچر
اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
(1) کورس دوماہ -/4000 ماہانہ (2) کورس تین ماہ -/6000 ماہانہ (3) صرف تیاری ٹیسٹ ایک ماہ -/4000
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423,0476213372

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

GLS APX
فیصل آباد کے احمدی احباب کیلئے خوشخبری
Global Logistic Solutions
World Wide Courier
کی جانب سے جلسہ سالانہ U.K کے موقع پر U.K اور دیگر ممالک میں چھوٹے بڑے پارسل اور کاغذات بھجوانے پر خصوصی رعایت
نوٹ: آفس مدینہ ٹاؤن سے شفٹ ہوکر سرکلر روڈ پر شفٹ ہوگیا ہے
دوکان نمبر P-120 اپرسٹوری A-VON فوٹوسٹیٹ بالمقابل ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس سرکلر روڈ فیصل آباد
فون آفس: 041-2628786
شیخ زاہد محمود: 0321-7915213

FD-10